مجلّہ تعلیم الاسلام (چیمہ نمبر) پر ایک نظر

تحریر:- نجیب اللہ طارق

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زندہ و جاوید یادگار اور مسلک اہلحدیث کی ممتاز علمی درس گاہ ہے۔

کچھ عرصہ سے جامعہ تعلیم الاسلام سے ایک علمی ماہنامہ کا اجراء ہوا ہے' محدود وسائل کے باوجود جامعہ کی طرف سے یہ ایک اچھی کوشش ہے اللہ اس مجلّہ "تعلیم الاسلام" کو مزید وسعت عنایت فرمائے' آمین۔

اس وقت ماہنامہ تعلیم الاسلام کا شمارہ برائے ماہ جولائی و اگست ۱۹۹۴ء ہمارے سامنے موجود ہے جو دراصل حضرت مولانا اسحاق چیمہ" صاحب کے حالات زندگی پر مشتمل ہے گویا یہ ماہنامہ تعلیم الاسلام کا چیمہ نمبر بھی کہلا سکتا ہے۔ چیمہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرنے اور ان کی علمی اور دینی خدمات کو عوام الناس کے سامنے پیش کرنے پر ہم ماہنامہ تعلیم الاسلام کے تمام کارکنان کو مبارک باد پیش کرتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ چیمہ صاحب کی ہمہ گیر اور ہمہ جہت شخصیت کے مقابلہ میں زیر نظر شمارہ ہیچ نظر آتا ہے۔ اور کئی حضرات کے مضامین کی کمی کو شدید محسوس کیا گیا خاکسر مولانا حضرت ارشاد الحق اثری صاحب کو ایک بھرپور مضمون لکھنا چاہیے تھا۔ اسی طرح کئی دوسرے ممتاز قلمکاروں کے مضامین شامل نہ ہونے سے چیمہ نمبر کچھ تشنہ تشنہ سا محسوس ہو رہا ہے' بہرصورت حضرت مولانا اسحاق بھٹی صاحب نے جو جامع مضمون لکھا ہے اس میں انہوں نے کمال کر دیا آج تک کسی شخصیت کے بارے میں ایسا مضمون پڑھنے کو نہ ملا جسکو پڑھکر کسی شخصیت کے تمام گوشے نکھر کر سامنے آجائیں ایسا بے ساختہ اور فطرتی انداز تحریر پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم اسوقت چیمہ صاحب کی مجلس میں موجود ہوں۔ لیکن نہ جانے مولانا اسحاق بھٹی جیسی باخبر شخصیت سے بعض چیزیں کیوں پوشیدہ رہ گئیں۔ مثلاً عبیداللہ احرار کے بارے میں

تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں -----یہ حقیقت ہے کہ اسکے بعد (یعنی عبید اللہ احرار کے بعد) کسی نے ایک اینٹ بھی جامعہ (سلفیہ) میں نہیں لگائی۔ یا تو بھٹی صاحب سے سہو ہوگیا ہے یا انہوں نے کافی عرصہ سے جامعہ کو اپنے قدوم سے مشرف نہیں فرمایا۔

حسن ڈائننگ ہال، سٹاف کالونی، نیا کچن، نئے تدریسی اور رہائشی کمرے جنکی تعداد کم از کم ۳۰ عدد ہے بعد میں تعمیر ہوئے ہیں اور اب نیا منی ہسپتال (Mini Hospital) بھی مکمل ہوچکا ہے۔ اس طرح انکا یہ لکھنا کہ جامعہ نے عبیداللہ احرار کو بالکل فراموش کر دیا ہے یہ بھی درست نہیں ہے جبکہ جامعہ کی رپورٹوں میں انکا ذکر موجود ہے البتہ ابھی جامعہ کی تاریخ مرتب نہیں ہوئی تاریخ مرتب کرتے وقت تمام محسنین اور موسین کا بالتفصیل ذکر آئے گا امید ہے کہ بھٹی صاحب محسوس نہ کریں گے۔ اس طرح آخر میں قاضی صاحب کے مضمون نے بھی چیمہ صاحب کے دلکش تذکرے کو گدلا کر دیا ہے بلاوجہ کی تعریف جو غلو کی حد تک جا پہنچے، اس سے احتراز کرنا چاہیے جیسے حضور ؐ نے فرمایا "لا تطرونی کما اطرت النصاری مسیح بن مریم" اس طرح قاضی صاحب کا یہ فرمانا کہ "جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی تحریک تاسیس میں سو فیصد ان کا دخل ہے۔

یہ بھی عقیدت میں غلو کی شاندار مثال ہے۔

اسی طرح مجلہ کے صفحہ نمبر ۶۵ کی سطر نمبر ۷ تا ۱۲ میں چیمہ صاحب کی تعریف میں جو زمین و آسمان کے قلابے ملائے گئے ہیں ان کی بجائے اگر صاف ستھری عبارت لکھی جاتی تو شاید زیادہ بہتر ہوتا۔

آخر میں ایک اہم چیز کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ بھٹی صاحب نے اپنے مضمون میں چیمہ صاحب کے بیٹے کا ذکر کیا ہے جبکہ چیمہ صاحب کے جاننے والے اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ انکا اپنا کوئی حقیقی بیٹا نہ تھا۔ بھٹی صاحب کا مضمون کئی قسم کے شبہات کا باعث بن سکتا ہے۔